آنا جانا



تصنیف

اعلحضرت امام الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

سنی رضوی کتب خانہ
گلشن کالونی ○ فیصل آباد۔

اور خاص اس مکان جنت نشان[50] میں اسی تاریخ مجلس میلادِ مقدس ہوتی ہے

کما فی المدارج[51] -

علامہ قسطلانی[52] و فاضل زرقانی[53] فرماتے ہیں :

المشہور انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولد یوم الاثنین

ثانی عشر ربیع الاول و ھو قول محمد بن اسحٰق امام المغازی وغیرہ[54] -

شرح مواہب میں امام ابن کثیر سے ہے :

ھو المشہور عند الجمہور[55] -

اسی میں ہے :

ھو الذی علیہ العمل[56] -

---

[50] حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی جائے ولادت کا مکان مبارک ۔ اس مکان مبارک میں بارہ ربیع الاول کو ہر سال محفل میلاد منعقد ہوتی ہے مکہ معظمہ اور اطراف و اکناف سے آئے ہوئے غلامانِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اس محفل میں حاضر ہوتے ہیں اور خاص الطاف کریمانہ اور انوارِ ساطعہ سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ سعودی وہابیوں نے اس مبارک محفل کو ختم کر دیا ہے ۔ قاتلھم اللہ انی یوفکون -

[51] مدارج نبوت ، جلد دوم - ص ۱۴ - مطبوعہ نولکشور -

[52] علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ -

[53] علامہ محمد بن عبدالباقی الزرقانی -

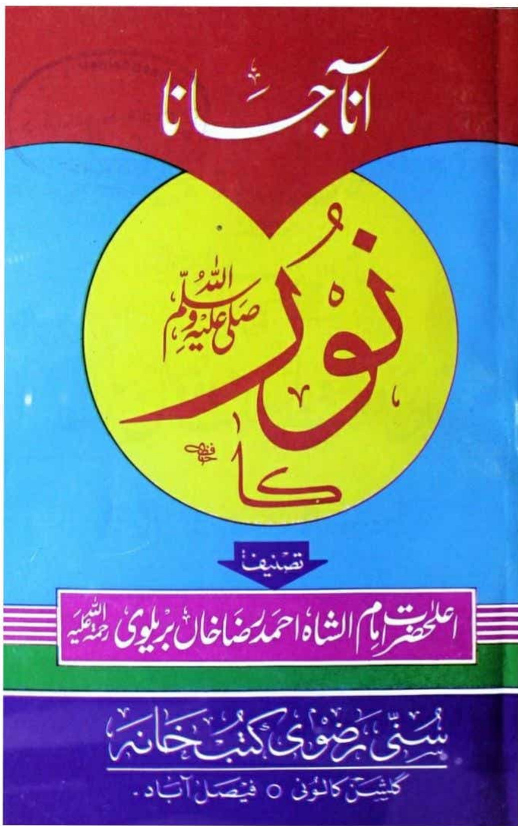
[54] شرح زرقانی علی المواہب اللدنیہ - جلد اول ص ۱۳۲ ، مطبوعہ بیروت -

ترجمہ : مشہور یہ ہے کہ حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے بارہ ربیع الاول بروز پیر ولادت فرمائی۔ امام مغازی محمد بن اسحٰق اور دوسرے علما کا یہی قول ہے -

[55] شرح زرقانی علی المواہب اللدنیہ جلد اول - ص ۱۳۲ مطبوعہ بیروت -

ترجمہ : جمہور علماء کے نزدیک یہی مشہور روایت ہے (کہ ولادت اقدس بروز پیر بارہ ربیع الاول کو ہوئی)

[56] شرح زرقانی علی المواہب اللدنیہ جلد اول ص ۱۳۲ ، مطبوعہ بیروت - ترجمہ : اسی قول پر علما کا عمل ہے -



اور خاص اس مکان جنت نشان[۵۰] میں اسی تاریخ مجلس میلادِ مقدس ہوتی ہے کما فی المدارج[۵۱]۔

علامہ قسطلانی[۵۲] و فاضل زرقانی[۵۳] فرماتے ہیں:

المشهور انه صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم ولد یوم الاثنین ثانی عشر ربیع الاوّل وھو قول محمّد بن اسحٰق امام المغازی وغیرہ[۵۴]۔

شرح مواہب میں امام ابن کثیر سے ہے:

ھوالمشهور عند الجمهور[۵۵]۔

اسی میں ہے:

ھوالذی علیہ العمل[۵۶]۔

---

۵۰ حضور اقدس صلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم کی جائے ولادت کا مکان مُبارک۔ اس مکان مُبارک میں بارہ ربیع الاوّل کو ہر سال محفل میلاد منعقد ہوتی ہے۔ مکّہ معظمہ اور اطراف و اکناف سے آئے ہوئے غلامانِ حضور (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) اس محفل میں حاضر ہوتے ہیں اور خاص الطاف کریمانہ اور انوارِ ساطعہ سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ سعودی وہابیوں نے اس مُبارک محفل کو ختم کر دیا ہے۔ قاتلھم اللہ انی یوفکون۔

۵۱ مدارج نبوّت، جلد دوم - ص ۱۴ - مطبوعہ نولکشور۔

۵۲ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ۔

۵۳ علامہ محمّد بن عبدالباقی الزرقانی۔

۵۴ شرح زرقانی علی المواہب اللدنیہ - جلد اوّل ص ۱۳۲، مطبوعہ بیروت۔
ترجمہ: مشہور یہ ہے کہ حضور سیدِ عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم نے بارہ ربیع الاوّل بروز پیر ولادت فرمائی۔ امام مغازی محمّد بن اسحٰق اور دُوسرے علما کا یہی قول ہے۔

۵۵ شرح زرقانی علی المواہب اللدنیہ جلد اوّل - ص ۱۳۲ مطبوعہ بیروت۔
ترجمہ: جمہور علماء کے نزدیک یہی مشہور روایت ہے (کہ ولادت اقدس بروز پیر بارہ ربیع الاوّل کو ہوئی)

۵۶ شرح زرقانی علی المواہب اللدنیہ جلد اوّل ص ۱۳۲ مطبوعہ بیروت - ترجمہ: اسی قول پر علما کا عمل ہے۔

یہاں کفر کا کارخانہ ہے۔ جسکو چاہتے ہیں مسلمان کہتے ہیں اور جسکو چاہتے ہیں کفر کا فتویٰ دے کر دوزخ میں ڈال دیتے ہیں۔ تو آیا یہ صحیح ہے یا غلط؟

(۳) مسلمان کلمہ گو اگرچہ نماز۔ روزہ۔ حج وغیرہ بجا لاتا ہو۔ مگر خدا اور رسول (عزجل جلالہ وصلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) کی جناب میں گستاخی۔ یا ادنیٰ سے ادنیٰ توہین کرنے والا ہو۔ تو آیا ایسا شخص مسلمان باقی رہتا ہے یا نہیں؟ مفصلاً جواب نمبروار بحوالہ کتاب۔ عام فہم صورت میں عنایت فرمایئے۔ اور عربی عبارات آیت وحدیث جہاں پر آئے مع ترجمہ زبان اردو تحریر فرمایا جائے تاکہ بخوبی سمجھ میں آجائے۔ بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب۔

المستفتی محمد عبد الحمید سنی حنفی خادم مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ موضع نگپور شریف۔ ڈاکخانہ جلال پور ضلع فیض آباد

الجواب بعون اللہ الوھاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ حبیبہ الکریم

(۱) وہابیہ کا یہ اتہام کہ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے علماء اسلام کو کافر کہا ہے کذب محض وافترا خالص ہے۔ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے ان مفسدین کو کافر فرمایا جو ضروریات دین کے منکر ہوئے۔ ایسوں کو قرآن وحدیث اور تمام امت کافر کہتی ہے۔ اعلیٰحضرت نے کفر کا حکم اپنی طرف سے نہ دیا۔ نصوص نقل فرمائیں جن کا آجتک کسی وہابی نے جواب نہ دیا۔ اور نہ کبھی کوئی جواب دے سکتا ہے۔ ان امور کا کفر ہونا اور انکے قائل کا کافر ہونا خود وہابیہ کو بھی تسلیم ہے۔ مولوی اشرفعلی صاحب "بسط البنان" میں لکھتے ہیں جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً یہ بات کہے میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں کہ وہ تکذیب کرتا ہے نصوص قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے حضور سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

اور وہی یہ بات کہ جو اعلیٰحضرت کا ہم عقیدہ نہ ہو۔ اسکو وہ کافر جانتے ہیں۔ یہ درست ہے اور ہر مسلمان کا یہی عقیدہ ہے کہ ایمانیات اور ضروریات دین میں جو اسکا ہم عقیدہ نہ ہو وہ کافر ہے۔ جو توحید مانے رسالت میں ہم اعتقاد نہ ہو وہ کافر۔ توحید ورسالت دونوں کو تسلیم کرے۔ قرآن کا منکر ہو تو کافر۔ غرض کسی ایک امر ضروری سے یعنی انکار کافر ہے۔ مسلمان وہی ہے جو تمام ضروریات دین میں ہمارا ہم عقیدہ ہو۔ حدیث جبریل میں ہے قال ان تؤمن باللّٰہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاٰخر وتؤمن بالقدر خیرہٖ وشرہٖ۔ یعنی ایمان یہ ہے کہ تو اللہ اور اسکے ملائکہ اور اسکی کتابوں اور اسکے رسولوں اور روز آخرت کو مانے اور اسکی تقدیر خیر وشر پر ایمان لائے۔ تو جو ان امور میں ہمارا ہم عقیدہ ہے۔ مومن ہے اور جو ان میں ایک میں بھی ہم عقیدہ نہیں اسکو حقیقت ایمان ہی حاصل

انوارِ شریعت

سُنّی دار الاشاعت

علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ

پاکستان

بعون الملك الوهاب

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

وہابیہ کا اتہام کہ اعلیٰحضرت قدس سرہ نے علماء اسلام کو کافر کہا ہے کذب محض اور افترا خالص ہے اعلیٰحضرت قدس سرہ نے ان مفسدین کو کافر فرمایا جو ضروریات دین کے منکر ہوئے ایسوں کو قرآن وحدیث اور تمام امت کافر کہتی ہے اعلیٰحضرت نے کفر کا حکم اپنی طرف سے نہ دیا بلکہ نصوص نقل فرمائے جن کا آج تک کسی وہابی نے جواب نہ دیا اور نہ کبھی وہ جواب دے سکتے ہیں۔ ان امور کا کفر ہونا اور ان کے قائل کا کافر ہونا خود وہابیہ کو بھی تسلیم ہے۔ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب "بسط البیان" میں لکھتے ہیں کہ "جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً یہ بات کہے میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں کہ وہ تکذیب کرتا ہے نصوص قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے حضور سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی"۔

اور رہی یہ بات کہ جو اعلیٰحضرت کا ہم عقیدہ نہ ہو اس کو وہ کافر جانتے ہیں یہ درست ہے اور ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ ایمانیات اور ضروریات دین سے جو اس کا ہم عقیدہ نہ ہو وہ کافر ہے۔ جو توحید مانے رسالت میں ہم عقیدہ نہ ہو وہ کافر، توحید ورسالت دونوں کو مانے قرآن کا منکر ہو تو کافر ہے۔ غرض کسی ایک امر ضروری سے اگر انکار کرے تو کافر ہے۔ مسلمان وہی ہے جو تمام ضروریات دین میں ہمارا ہم عقیدہ ہو۔ حدیث جبرئیل میں ہے قال ان تومن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتومن بالقدر خیرہ وشرہ یعنی ایمان یہ ہے کہ تو اللہ اور اس کے



فتاوی صدر الافاضل



از

محمد نعیم الدین

حسب الارشاد

جمع وترتیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

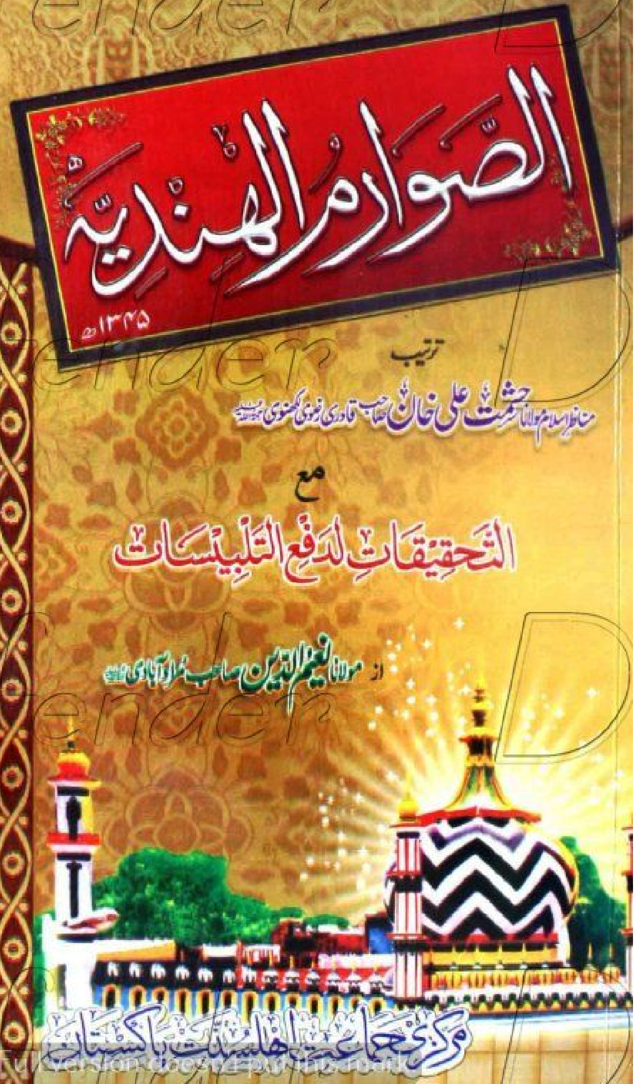
الجواب بعون الوھاب : نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

نمبر ا: (وہابیہ کا یہ اتہام کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے علمائے اسلام کو کافر کہا، کذب محض وافترائے خالص ہے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے ان مفسدین کو کافر فرمایا جو ضروریات دین کے منکر ہوئے۔ ایسوں کو قرآن وحدیث اور تمام امت کافر کہتی ہے۔ اعلیٰ حضرت نے کفر کا حکم اپنی طرف سے نہیں دیا۔ نصوص نقل فرمائی ہیں۔ جن کا آج تک کسی وہابی نے جواب نہیں دیا۔ اور نہ کبھی کوئی جواب دے سکتا ہے ان امور کا کفر ہونا اور ان کے قائل کا کافر ہونا خود وہابیہ کو بھی تسلیم ہے۔ مولوی اشرف علی صاحب بسط البنان میں لکھتے ہیں:

جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً یہ بات کہے میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں کہ وہ تکذیب کرتا ہے۔ نصوص قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے حضور سرور عالم فخر بنی آدم ﷺ کی۔

رہی یہ بات کہ جو اعلیٰ حضرت کا ہم عقیدہ نہ ہو۔ اس کو وہ کافر جانتے ہیں۔ یہ درست ہے اور مسلمان کا یہی عقیدہ ہے کہ ایمانیات اور ضروریات دین میں جو اس کا ہم عقیدہ نہ ہو۔ وہ کافر ہے۔ مثلاً جو شخص توحید میں ہمارا ہم عقیدہ نہ ہو وہ کافر ہے۔ توحید مانے، رسالت میں ہم اعتقاد نہ ہو وہ کافر، توحید ورسالت دونوں کو تسلیم کرے۔ قرآن کا منکر ہو تو کافر۔ غرض کسی ایک امر ضروری دینی کا انکار کرے کافر ہے۔ مسلمان وہی ہے جو تمام ضروریات دین میں ہمارا ہم عقیدہ ہو۔ حدیث جبرائیل میں ہے:

"قال ان تؤمن باللہ و ملائکتہ و کتبہ ورسلہ والیوم الآخر وتؤمن بالقدر خیرہ و شرہ"۔





وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اُونچا تیرا

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب نافع شیخ وشاب مفید عاقل موقظ غافل

مسمّٰی بہ

جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

المعروف

فیصلہ مسائل

(جلد اوّل)

اضافات جدیدہ و ضمیمہ عجیبہ کے ساتھ

جس میں موجودہ زمانہ کے عام مختلف فیہ مسائل کا نہائیت محققانہ مدلّل فیصلہ کر دیا گیا ہے

مُصنّفہ
حضرت حکیم الامت مولٰنا المفتی الحاج احمد یار خاں صاحب اوجھانوی بدایونی مدظلہ
سرپرست مدرسہ غوثیہ گجرات پاکستان

باھتمام
محمد اقتدار خاں عرف مصطفٰے میاں
ناشر:۔ مفتی اقتدار احمد خان مالک نعیمی کتب خانہ گجرات

فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ لَهَبٍ اُرِيَهُ بَعْضُ اَهْلِهٖ بِشَرِّ حِيْبَةٍ قَالَ لَهٗ مَاذَا لَقِيْتَ قَالَ اَبُوْ لَهَبٍ لَمْ اَلْقَ بَعْدَكُمْ خَيْرًا اِنِّيْ سُقِيْتُ فِيْ هٰذِهٖ بِعَتَاقَتِيْ ثُوَيْبَةَ۔

جب ابولہب مر گیا تو اسکو اسکے بعض گھر والوں نے خواب میں برے حال میں دیکھا پوچھا کیا گزری ابولہب بولا کہ تم سے علیحدہ ہو کر مجھے کوئی خیر نصیب نہ ہوئی۔ ہاں مجھے اس کلمے کی انگلی سے پانی ملتا ہے۔ کیونکہ میں نے ثویبہ لونڈی کو آزاد کیا تھا

بات یہ تھی کہ ابولہب حضرت عبداللہ کا بھائی تھا۔ اس کی لونڈی ثویبہ نے آکر اس کو خبر دی کہ آج تیرے بھائی عبداللہ کے گھر فرزند (محمد رسول اللہ) پیدا ہوئے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس نے خوشی میں اس لونڈی کو انگلی کے اشارے سے کہا کہ جا تو آزاد ہے۔ یہ سخت کافر تھا۔ جس کی برائی قرآن میں آرہی ہے۔ مگر اس خوشی کی برکت سے اللہ نے اس پر یہ کرم کیا کہ جب دوزخ میں وہ پیاسا ہوتا ہے تو اپنی اس انگلی کو چوستا ہے۔ پیاس بجھ جاتی ہے حالانکہ وہ کافر تھا ہم مومن۔ وہ دشمن تھا۔ ہم ان کے بندے بے دام۔ اس نے بھتیجے کے پیدا ہونے کی خوشی کی تھی۔ نہ کہ رسول اللہ کی۔ ہم رسول اللہ کی ولادت کی خوشی کرتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو وہ کریم ہیں ہم ان کے بھکاری وہ کیا کچھ نہ دیں گے ؎

دوستاں را کجا کنی محروم ٭ توکہ با دشمناں نظر داری

مدارج النبوۃ جلد دوم حضور علیہ السلام کی رضاعت کے وصل میں اسی ابولہب کے واقعہ کو بیان فرما کر فرماتے ہیں۔

"و دریں جا سند است مراہل موالید را کہ در شب میلاد آں سرور سرور کنند و بذل اموال نمایند یعنی ابولہب کہ کافر بود چوں بسرور میلاد آں حضرت و بذل شیر جاریہ وے بجہت آں حضرت جزا دادہ شد تا حال مسلماں کہ مملو است بجہت و سرور و بذل مال در وے چہ باشد لیکن باید کہ از بدعت ہا کہ عوام احداث کردہ انداز تغنی و آلات محرمہ و منکرات خالی باشد"

اس واقعہ میں مولود والوں کی بڑی دلیل ہے جو حضور علیہ السلام کی شب ولادت میں خوشیاں مناتے اور مال خرچ کرتے ہیں یعنی ابولہب جو کافر تھا جب حضور کی ولادت کی خوشی اور لونڈی کے دودھ پلانے کی وجہ سے انعام دیا گیا تو اس مسلمان کا کیا ہوگا جو محبت خوشی سے بھرا ہوا ہے اور مال خرچ کرتا ہے لیکن چاہیئے کہ محفل میلاد شریف عوام کی بدعتوں یعنی گانے اور حرام باجوں وغیرہ سے خالی ہو

(۸) ہر زمانہ اور ہر جگہ میں علماء و اولیاء مشائخ اور عامۃ المسلمین اس میلاد شریف کو مستحب جان کر کرتے رہے اور کرتے ہیں۔ حرمین شریفین میں بھی نہایت اہتمام سے یہ مجلس پاک منعقد کی جاتی ہے۔ جس ملک میں بھی

احمد یار اور احمد رضا ان دونوں میں جھوٹا کون ؟

IN DONO RAZAKHANI ME JHOTA KAUN HAI?

اعلی حیضرت بریلوی کہتا ہے کہ سعودی وہابیوں نے محفل میلاد مبارک کو ختم کر دیا ہے ،

جبکہ دوسری طرف احمق یار گجراتی کہتا ہے کہ حرمین شریفین میں نہایت اہتمام کے ساتھ محفل میلاد منعقد کی جاتی ہے

نوٹ۔ اعلی حیضرت کے مرنے کے 36 سال بعد جاء الحق کتاب آئی ہے

۲۰

اور خاص اس مکان جنت نشان[۵۰] میں اسی ... ہوتی ہے

کما فی المدارج[۵۱] -

علامہ قسطلانی[۵۲] و فاضل زرقانی[۵۳] فرما...

المشہور انہ صلی اللہ تعـ...

ثانی عشر ربیع الاول ...

شرح مواہب میں امام ابن ...

ھو المشہور عند الجمہور[۵۵]

اسی میں ہے :

ھو الذی علیہ العمل[۵۶] -

[۵۰] حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم کی جائے ولادت کا مکان مبارک ۔ اس مکان مبارک میں بارہ ربیع الاول کو ہر سال محفل میلاد منعقد ہوتی ہے مکہ معظمہ اور اطراف و اکناف سے آئے ہوئے غلامان حضور (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) اس محفل میں حاضر ہوتے ہیں اور خاص الطاف کریمانہ اور انوار ساطعہ سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ سعودی وہابیوں نے اس مبارک محفل کو ختم کر دیا ہے۔ قاتلھم اللہ انی یوفکون -

[۵۱] مدارج نبوت ، جلد دوم - ص ۱۴ - مطبوعہ نولکشور -

[۵۲] علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ -

[۵۳] علامہ محمد بن عبد الباقی الزرقانی -

[۵۴] شرح زرقانی علی المواہب اللدنیہ - جلد اول ص ۱۳۲ ، مطبوعہ بیروت -

ترجمہ : مشہور یہ ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم نے بارہ ربیع الاول بروز پیر ولادت فرمائی۔ امام مغازی محمد بن اسحٰق اور دوسرے علما کا یہی قول ہے -

[۵۵] شرح زرقانی علی المواہب اللدنیہ جلد اول - ص ۱۳۲ مطبوعہ بیروت -

ترجمہ : جمہور علما کے نزدیک یہی مشہور روایت ہے (کہ ولادت اقدس بروز پیر بارہ ربیع الاول کو ہوئی)

[۵۶] شرح زرقانی علی المواہب اللدنیہ جلد اول ص ۱۳۲ ، مطبوعہ بیروت - ترجمہ : اسی قول پر علما کا عمل ہے -

---

فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ لَهَبٍ اُرِيَهٗ بَعْضُ اَهْلِهٖ بِشَرِّ حِيْبَةٍ قَالَ لَهٗ مَاذَا لَقِيْتَ قَالَ اَبُوْ لَهَبٍ لَمْ اَلْقَ بَعْدَكُمْ خَيْرًا اِنِّيْ سُقِيْتُ فِيْ هٰذِهٖ بِعَتَاقَتِيْ ثُوَيْبَةَ -

بات یہ تھی کہ ابو لہب حضرت عبداللہ ... بھائی عبداللہ کے گھر فرزند محمد رسول ... کو انگلی کے اشارے سے کہا کر جا... اس خوشی کی برکت سے اللہ ... چوستا ہے۔ پیاس بجھ جا... اس نے بھتیجے کے پیدا ہونے کی ... کرتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو وہ کرم ... دوستاں را کجا کنی محروم

مدارج النبوۃ جلد دوم حضور علیہ السلام کی رضاعت ... کے واقعہ کو بیان فرما کر فرماتے ہیں۔

"و دریں جا سند است مر اہل موالید را کہ در شب میلاد آں سرور سرور کنند و بذل اموال نمایند یعنی ابو لہب کہ کافر بود چوں بسرور میلاد آں حضرت و بذل شیر جاریہ وے بجہت آں حضرت جزا داده شد تا حال مسلمان کہ مملو است بمحبت و سرور و بذل مال در وے چہ باشد لیکن باید کہ از بدعت ہا کہ عوام احداث کردہ از تغنی و آلات محرمہ و منکرات خالی باشد"

اس واقعہ میں مولود والوں کی بڑی دلیل ہے جو حضور علیہ السلام کی شب ولادت میں خوشیاں مناتے اور مال خرچ کرتے ہیں یعنی ابو لہب جو کافر تھا جب حضور کی ولادت کی خوشی اور لونڈی کے دودھ پلانے کی وجہ سے انعام دیا گیا تو اس مسلمان کا کیا ہوگا جو محبت و خوشی سے بھرا ہے اور مال خرچ کرتا ہے لیکن چاہیے کہ محفل میلاد شریف عوام کی بدعتوں یعنی گانے اور حرام باجوں وغیرہ سے خالی ہو

(۸) ہر زمانہ اور ہر جگہ میں علماء و اولیاء مشائخ اور عامۃ المسلمین اس میلاد شریف کو مستحب جان کر کرتے رہے اور کرتے ہیں۔ حرمین شریفین میں بھی نہایت اہتمام سے یہ مجلس پاک منعقد کی جاتی ہے۔ جس ملک میں بھی

جاء الحق و زھق الباطل

یعنی

فیصلہ مسائل

مصنف مفتی احمد یار خان نعیمی

ناشر: مفتی اقتدار احمد خان ... نعیمی کتب خانہ گجرات

آمنہ کا لال / نور

اعلی حضرت امام احمد رضا خان بریلوی